روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۶

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۵۲ | جمعرات ۲۰- رمضان ۱۴۱۴ھ ۳- امان ۱۳۷۳ ہش، ۳- مارچ ۱۹۹۴ء

قبولیت دعا کی شرائط

دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہو جاتے ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عند اللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی۔

(حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

تحقیق کے میدان میں کثرت سے احمدی بچے اور بچیاں آگے آئیں

مختلف ممالک میں اسلام اور عیسائیت پر جو کام ہوا ہے اس پر غور کرنے کیلئے ہر ملک میں ٹیمیں بنائی جائیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس القرآن مورخہ ۲۲- فروری میں بیان کردہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۲۲ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر درس قرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۷ کی تشریح فرمائی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایماندارو تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہو گئے ہیں اور اپنے بھائیوں کے متعلق جب وہ ملک میں سفر کریں یا لڑائی کے لئے نکلیں کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ تاکہ اللہ ان کے اس قول کو ان کے دلوں میں حسرت کا موجب بنا دے اور اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

حضرت صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر کئے جانے والے بعض اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پاک مسلک جس پر سب اتفاق کر سکتے ہیں یہ ہے کہ پہلے تمام بزرگوں کی باتوں اور بحثوں کو چھوڑ دو۔ مجھ سے جب بھی جماعت احمدیہ میں یہ سوال کیا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ان باتوں کو چھوڑ دو۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے بچے بیٹھ کر اپنے ماں باپ کے بارے میں باتیں کریں کہ انہوں نے کیا کیا غلطیاں کیں۔ اس بحث میں بے شمار شبہات ہیں۔ روایات کی درستی یا غلطی کے مسائل ہیں۔ ان کے بارے میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کرنا کہ انہوں نے یہ کیا اور وہ کیا۔ قطع نظر اس کے کہ کوئی غلطی تھی بھی یا نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا ان مسائل میں حکم بن کر فتوے نہ دینے شروع کریں۔ کہ جنگ صفین میں کیا ہوا؟ جنگ جمل میں کس کس کی غلطی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ مالک ہے جس کو چاہے انعام دے یا سرزنش کرے۔ نہ یہ ہمارا کام ہے اور نہ ہم اس کے اہل ہیں۔ یہ محفوظ مؤقف ہے جو میں جماعت احمدیہ کو سمجھاتا رہتا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہاں جب بحث چل پڑے۔ جب ظالم حملے کریں تو محض دفاع کی خاطر جواب دیں اور جواب میں بھی صرف دفاع تک رہیں۔ یہ ہمارا حق بھی ہے اور فرض بھی کہ اس سے زیادہ بات نہ بڑھائیں۔ بعض لوگ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر فتاویٰ لگاتے ہیں۔ یہ سب فضول اور لغو بحثیں ہیں۔ جماعت کو ان سے اجتناب کرنا چاہئے اور سوائے دفاع کرنے کے بزرگوں پر حملہ نہیں کرنا۔

حضرت صاحب نے آیت نمبر ۱۵۷ کی تشریح کرتے ہوئے مستشرق منٹگمری واٹ کا اعتراض بیان فرمایا۔ اس کا کہنا ہے کہ نعوذ باللہ سارے غزوات لوٹ مار کے لئے تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ مستشرق ہیں جن کے پاس عرب شہزادے بڑے فخر کے ساتھ پڑھنے آتے ہیں۔ منٹگمری واٹ نئی نسل کے مستشرق ہیں اور ان کا بڑا شہرہ ہے۔

ایک اور مستشرق وہیری نے اس آیت میں بیان شدہ لفظ ضرب کی تشریح میں کہا ہے یہ تجارتی سفروں کا ذکر ہے اور یہ کہ ڈکشنریاں یہی بتاتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ مطلب صرف عیسائیوں کی ڈکشنریوں میں بیان ہوا ہے۔ فی الحقیقت ضرب سے مراد کوئی بھی سفر ہے۔ اس میں تجارت کی غرض سے کیا جانے والا سفر بھی ہے اور جہاد کی غرض سے کیا جانے والا سفر بھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے غور کیا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کسی مسلمان مفسر کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ بائبل کی تفسیر لکھے۔ اور ان عیسائیوں نے قرآن کی تفسیر لکھنے کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ نہ کسی بدھ نے نہ ہندو نے اور نہ کسی زرتشتی مذہب والے نے ان کی کتابوں کی تفاسیر لکھیں۔ ہاں ان عیسائیوں نے ان سب مذاہب کی کتب کی تفاسیر لکھیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ نو آبادیاتی نظام کا ایک یہ بھی رخ تھا کہ ہر جگہ جا کر ان کے ملک کے مذاہب کو ختم کیا جائے اور عیسائیت کو پھیلایا جائے تاکہ حکومت مضبوط ہو۔

بائبل کی تفسیر لکھنے کا منصوبہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہاں

باقی صفحہ ۶ پر

دعائیہ فہرست

○ ۲۹- رمضان المبارک تک وعدہ جات تحریک جدید سو فیصد ادا کرنے والے افراد کے نام دعائیہ فہرست میں شامل کئے جاتے ہیں۔ امید ہے لجنات اس سلسلہ میں مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید کے تعاون سے فہرست مکمل کر رہی ہونگی۔ یہ فہرست ۷- مارچ ۹۴ء تک وکالت مال اول میں پہنچا دیں۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ لجنہ مرکزیہ کو بھی دیں۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

نکاح

○ مکرم چوہدری عبد الماجد وڑائچ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شفیع وڑائچ صاحب آف چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرمہ مریم حنا صاحبہ بنت مکرم چوہدری پرویز محمود صاحب وڑائچ ٹاؤن ربوہ بعوض حق مہر ۵۰۰۰۰ روپے مورخہ ۲۸-۲-۹۴ کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ کو ۴-۲-۹۴ کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے زبان بند ہو گئی اور دائیں بازو اور ٹانگ متاثر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ دعائیں اور ہومیوپیتھک دوائی کے نتیجہ میں قوت گویائی کافی حد تک بحال ہو گئی ہے۔ محترم ڈاکٹر نوری صاحب بہت ہمدردی کے ساتھ علاج فرما رہے ہیں۔ فزیو تھراپی بھی ہو رہی ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳ - امان ۱۳۷۳ ہش ۳ - مارچ ۱۹۹۴ء

اپنے ٹارگٹ پورے کریں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان والوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ان کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ جب مقابلہ کرتے ہیں تو مقابلے کی اصل روح نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوتی ہے۔ بے شک دنیاوی ترقی کے مقابلے بھی اپنی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں اور دنیا کے لئے فائدہ مند ہوتے ہیں لیکن جو برکت اور جو مزا نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں ہے وہ اپنی نوعیت اور لطف کے لحاظ سے بالکل انوکھا ہوتا ہے اور اس کی لذت ہی دراصل اصلی اور حقیقی اور دائمی لذت ہے۔

احباب جماعت احمدیہ نیکیوں اور خدمت دین کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے جو ایمان افروز مظاہرے کرتے ہیں اس کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب پیارے آقا اپنے خطبہ میں کسی موضوع پر دنیا بھر کی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے نیکیوں کی اس دوڑ کے نتائج کا اعلان فرماتے ہیں۔ کبھی یہ دوڑ تحریک جدید کے میدان میں ہوتی ہے اور کبھی وقف جدید کے میدان میں اور کبھی مالی قربانی کے دیگر میدانوں میں۔ میدان کوئی بھی ہو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور آگے سے آگے بڑھتے جانے میں ہی ہماری زندگی کا راز پنہاں ہے۔

آج بھی جماعت احمدیہ کے افراد کو بعض ٹارگٹ حاصل ہیں اور احباب جماعت پوری توجہ کوشش اور ہمت کے ساتھ ان کو پورا کرنے کے لئے دن رات ایک کر رہے ہیں۔ راستہ دشوار ہو تو مزا بڑھ جاتا ہے۔ سڑک سیدھی سپاٹ ہو اور کوئی جھٹکا نہ لگے تو ڈرائیور کو نیند آنے لگتی ہے۔ لیکن جب راستہ ناہموار ہو دشمن دائیں بائیں ہو تو چستی اور دلیری دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ دعا مذہب کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اس کے سہارے سے زندہ خدا کا وجود ہر لحہ اپنے سامنے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اسی دعا کے سہارے سے ہم نے بھی اپنے ٹارگٹ پورے کرنے ہیں۔ جہاں کمی ہونے لگے سب لوگ دن رات مضطربانہ دعاؤں میں لگ جائیں تو مولا کریم غیب سے مدد فرماتا ہے اور رکے ہوئے کام رواں ہو جاتے ہیں۔

وقت ہر روز کم ہوتا جا رہا ہے۔ نتیجہ سنائے جانے کی گھڑی تیزی سے قریب آ رہی ہے۔ تیز چلیں ہماری منزل دور نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کے ساتھ ہو۔

> بیٹھے ہیں اپنے گھر میں ٹی وی کے سامنے ہم
> آواز سن رہے ہیں، تصویر دیکھتے ہیں
> گو خواب دیکھنا بھی ممکن نہیں تھا لیکن
> اب ہم بفضلِ ایزد، تعبیر دیکھتے ہیں
>
> ۲۰-۲-۹۴ ابوالاقبال

O

سیراب ہو رہا ہوں پہ نزدیک جو نہیں
وہ ہم کلام تو ہے مگر روبرو نہیں

کھلتا ہے ترک عشق پہ زنداں کا در مگر
ایسی ہمارے جی میں کوئی آرزو نہیں

فرد قرار جرم میں منصف نے یہ لکھا
روداد غم سنانے میں یہ خوش گلو نہیں

بے ننگ و نام کہہ کے جو بدنام کر گیا
فرط حیا میں اس سے مری گفتگو نہیں

ہر لب پہ میرا نام ہے دشنام کی طرح
اس شہر کم نظر میں مری آبرو نہیں

سب حرف حرف گیر ہیں اس کے سخن پہ جو
کہتا تھا کوئی بات مری بے وضو نہیں

لکنت زدہ فضا میں یہ انداز گفتگو
ہم نام کوئی ہوگا یہ محمود تو نہیں

مبشر احمد محمود

تعزیتی قرارداد بروفات محترم احمد نصراللہ خان

صاحب لاہور

O ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور محترم احمد نصراللہ خان صاحب کے سانحہ ارتحال پر محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب، محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب اور عزیزم احمد نصراللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ امتہ الحی صاحبہ اور جملہ عزیزوں کے ساتھ تعزیت کرتے ہوئے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمارے حلقہ علامہ اقبال لاہور کے تمام احباب جماعت کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے محترم احمد نصراللہ خان صاحب کو اپنی جناب میں بلند درجات عطا کرے اور محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ امتہ الحی صاحب اور محترم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور جملہ بہن بھائیوں اور عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ
جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

قطعات کی بہار

مجھ کو کس نے یہاں بلایا ہے
آب و دانہ کہاں پہ لایا ہے
یہ حوالات کی ہے اک بیرک
ایسے لگتا ہے اس پہ سایہ ہے

۲۲-۲-۹۴

میں حوالات میں ہوں، مجھ کو یقیں ہے اے دوست
میں نہ ہوتا تو کوئی اور یہاں پر ہوتا
یہ سعادت ہے جسے ملنی ہو، مل جاتی ہے
تُو جو ہوتا تو تری طرح مرا دل روتا

۲۴-۲-۹۴

رحم کر، رحم، ترے رحم کے طالب ہیں سبھی
شکوۂ دہر زباں پر مری آئے نہ کبھی
سب کی سنتا ہوں مگر خود نہیں کچھ بھی کہتا
تجھ سے پنہاں تو نہیں ہے یہ میری تشنہ لبی

۲۲-۲-۹۴

بلبل نے کتنے شوق سے ہم سے لیا ہے سیب
یہ بات اس کے دل کی دعا کے قریب ہے
سن لے اسے ہماری رہائی کے واسطے
میرا خدا وہ ہے جو سمیع و مجیب ہے

۲۴-۲-۹۴

میرے سینے میں خلش ہے تو تری یاد کی ہے
غیر کے لطف و عنایت کی، نہ بیداد کی ہے
جذبۂ عزم مصمم بھی ملا ہے تجھ سے
تو نے کی پُشت پناہی، میری فریاد کی ہے

۲۲-۲-۹۴

آتے ہیں حوالات میں ہر قسم کے انسان
کچھ ان میں فرشتے ہیں تو کچھ پَیرو شیطان
دونوں کے لئے غیر پسندیدہ ہے یہ بات
دے ان کو رہائی مرے مولا! تیرا احسان

۲۴-۲-۹۴

ابتلاء کے بعد اب انعام کی اُمید ہے
میرے ہر اک کام میں شامل تری تائید ہے
غیر کہتے ہیں بہت کچھ، پر مجھے معلوم ہے
فعل تیرا، ان کی ہر اک بات کی تردید ہے

۲۲-۲-۹۴

حضرت قاضی کے فرزندِ منیر
قید کی اس کوٹھڑی میں ہیں مشیر
ہم تو نووارد ہیں ان حالات میں
وہ رہے ہیں اس سے پہلے بھی اسیر

۲۴-۲-۹۴

ابوالاقبال

یادرفتگان

پروفیسرڈاکٹرپرویزپروازی- سویڈن

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

پروفیسر قبلہ قاضی محمد اسلم صاحب کو متعدد بار جلسہ سالانہ کے سٹیج سے تقریر کرتے سنا تھا۔ مگر پہلی بار ملاقات کا شرف ۱۹۶۴ء میں حاصل ہوا۔ کالج کی پہلی اردو کانفرنس کے افتتاح کے لئے ان سے درخواست کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حامی بھرلی مگر بعد میں کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ اس پہلی ملاقات میں ہی قبلہ قاضی صاحب کی شخصیت سے گہرا اثر قبول کیا۔ عالم، منکسر المزاج، استدلال میں پختہ، بات کرنے میں دھیمے۔ جس سے جگرلالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم! اس کے بعد سے ان سے آخر تک محبت کا تعلق رہا!

قاضی صاحب امرتسر کے مخلص قاضی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے دیگر بھائیوں نے طب میں کمال حاصل کیا۔ ڈاکٹر قاضی بشیر صاحب، آئی سپیشلسٹ تھے۔ ان کے ایک صاجزادے ڈاکٹر سجاد بھی انہی کے نقش قدم پر چلے دوسرے ڈاکٹر پروفیسر مسعود، مشہور سرجن بھی انہی کے صاجزادے ہیں۔ ڈاکٹر قاضی منیر صاحب نے ریلوے روڈ پر گوالمنڈی میں ڈیرہ لگایا۔ اور مدت العمر شفا بانٹتے رہے۔ ان کے صاجزادے ڈاکٹر منور احمد بچوں کی امراض کے سپیشلسٹ ہیں۔ افریقہ میں جماعت کے زیر انتظام خدمت کا موقع بھی انہیں ملا۔ اب گوالمنڈی سے اٹھ کر اپر مال پر چلے گئے ہیں۔ مگر قبلہ قاضی صاحب نے علم کمایا اور علم بانٹا۔ چالیس پینتالیس سال فلسفہ و نفسیات پڑھاتے رہے۔ پاکستان کا کوئی ہی سیاستدان، یا سرکاری افسر ایسا ہو گا جسے قاضی صاحب سے تلمذ کا شرف حاصل نہ ہوا ہو! گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل، پنجاب کے ڈی۔ پی۔ آئی۔ پنجاب کے سیکرٹری ایجوکیشن کراچی یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی کے نفسیات کے شعبوں کے صدر رہے۔ پھر حضرت امام جماعت الثالث کے ارشاد پر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل کی حیثیت سے بھی خدمت کی مگر ان کی طبیعت کا ہی حلم اور انکسار قائم رہا ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت نوازا۔ ہزایکسی لنسی منصور احمد پاکستان کے سفیر ہیں۔ ایمبیسڈر آفتاب احمد صاحب کو ان کی دامادی کا شرف حاصل ہے۔ چھوٹے بیٹے ڈاکٹر شاہد، اقتصادیات کے ماہر ہیں اور انگلستان میں کسی بینک سے منسلک ہیں چھوٹے داماد ڈاکٹر شمیم، پی ایچ ڈی ہیں اور حیاتیاتی سائنس کے کسی شعبہ میں تخصص کر کے کسی یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ غرض جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے!

قبلہ قاضی صاحب ہر دلعزیز استاد تھے۔ ان کے بہت سے شاگردوں سے یہی سنا کہ ان کی کہی ہوئی بات کانوں سے ہوتی ہوئی سیدھی دل میں اترتی تھی! طبیعت کا حلم، طلباء کو ان کے ساتھ گویا باندھ دیتا تھا۔ ہمیں ان سے پڑھنے کا شرف تو حاصل نہ ہوا ان کے زیر سایہ کام کرنے کا موقع ضرور ملا۔ ہم نے یہی جانا کہ قاضی صاحب، افسر نہیں رفیق کار ہیں اور رفیق کار بھی ایسے جو ہمدرد اور غم گسار ہو!

قبلہ قاضی صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے استاد تھے، موجودہ حضرت صاحب کے بھی استاد تھے۔ اس لئے جب ۱۹۶۵ء میں حضرت صاحب امامت پر فائز ہو گئے تو قبلہ قاضی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج سنبھال لیں۔ قبلہ قاضی صاحب نے باوجود پیرانہ سالی کے اس ارشاد پر لبیک کہا ان کے خانگی حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ لاہور میں قیام فرمائیں کیونکہ ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے ربوہ کا سفر کرنا ممکن نہیں تھا اور ربوہ میں قبلہ قاضی صاحب کو اکیلے ہی رہنا تھا۔ مگر قاضی صاحب نے یہ جدائی برداشت کرلی۔ ہفتہ کا کچھ حصہ لاہور میں قیام فرماتے، کچھ حصہ ربوہ میں۔ اس طرح کالج ان کی شخصیت کی برکت سے چلتا رہا۔ ہم لوگ مذاق سے کہا کرتے تھے کہ قبلہ قاضی صاحب صرف گوشت کے ناغے کے دنوں میں ربوہ آجاتے ہیں! مگر کالج کی خوش قسمتی تھی کہ قبلہ قاضی صاحب کا نام اس سے منسلک تھا! جب صحت نے جواب دے دیا تو حضرت صاحب سے اجازت چاہی! اور حضور نے اجازت دے دی۔ ہمیں اس کے بعد بھی متعدد بار حاضر ہونے کا موقع ملا۔ یوں لگتا تھا ان کا دل ربوہ کالج میں اٹک گیا ہے۔ ہر وقت اس کی بہتری اور بہبود کا سوچتے رہتے تھے!

ہمارے ساتھ بہت محبت کا سلوک فرماتے تھے۔ ہمہ وقت تمام رفقائے کار کو توجہ دلاتے رہتے تھے کہ وہ مطالعہ جاری رکھیں۔ اپنے اپنے میدان میں پی ایچ۔ ڈی کریں۔ تحصیل علم سے کسی حال میں غافل نہ ہوں! کئی بار چھوٹے چھوٹے نوٹ لکھ کر رفقاء کو بھجواتے کہ آپ کے میدان میں فلاں مسئلہ توجہ کا مستحق ہے اس کی طرف توجہ دیں! خود مطالعہ سے کبھی نہیں چوکتے تھے!

قبلہ قاضی صاحب کیمبرج یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے تھے۔ کئی بار یونیورسٹی کا بلیزر پہن کر کالج تشریف لاتے۔ فرماتے تھے اس سے یونیورسٹی کی یاد تازہ رہتی ہے اور جوانی کی گرماہٹ بھی محسوس ہوتی رہتی ہے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بھی اس قسم کا جذباتی تعلق تھا۔ ان کے ایک شاگرد شیخ محمد حسین صاحب سرگودھا میں کمشنر بن کر آگئے۔ میں نے انہیں کالج کی بزم اردو کی تقریب میں بلایا۔ شیخ صاحب استاد سے ملنے کی تقریب میں کالج آئے اور سو دو سو قدم دور کار سے اتر گئے۔ کہنے لگے میں قاضی صاحب کے سامنے گاڑی میں بیٹھ کر نہیں جا سکتا۔ قاضی صاحب نے بھی بزرگوں کی طرح پیار سے ان کے گال تھپتھپائے!

مگر ایک اور واقعہ بھی میرا چشم دید ہے۔ ایک ڈی۔ پی آئی تھے۔ قبلہ قاضی صاحب کے شاگرد رہ چکے تھے۔ ہمارے تبادلے کا کوئی مسئلہ تھا۔ ہم نے قبلہ قاضی صاحب سے استمداد کیا۔ ہمارے ساتھ موٹر میں بیٹھ گئے کہ چلو ڈی۔ پی۔ آئی کے دفتر اپنے شاگرد سے کہتے ہیں! قبلہ قاضی صاحب ڈی۔ پی۔ آئی کے دفتر میں تشریف لائے۔ پرانے کارکنوں نے ایک سابق ڈی۔ پی۔ آئی کو دیکھا تو بہت احترام سے پیش آئے مگر آپ کے شاگرد نے قبلہ قاضی صاحب کا وہ احترام نہ کیا جس احترام کے وہ بحیثیت استاد اور بحیثیت سنیئر مستحق تھے۔ قاضی صاحب تو مسکراتے رہے مگر ہمیں بہت دکھ ہوا کہ ہم قبلہ قاضی صاحب کو کیوں یہاں لے آئے ہیں۔

قبلہ قاضی صاحب کا انتقال ہوا تو ان دنوں ہمارے پاؤں کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اور عزیزم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد نے بیساکھیوں پر ڈال رکھا تھا۔ ہم بیساکھیوں کے سہارے ہی قبلہ قاضی صاحب کے جنازہ میں شریک ہوئے اور اپنے بزرگ دوست کو اس کی آخری آرام گاہ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔ کسی کا بیساکھیوں کے سہارے یوں جنازہ میں شرکت کرنا، لوگوں کو عجیب سا لگا۔ بہت سے دوستوں نے کہا بھی کہ یوں نہ آؤ۔ اچھا نہیں لگتا! مگر ہم انہیں کیسے بتاتے کہ قبلہ قاضی صاحب کا وہ احترام ہمارے دل میں ہے کہ ہمیں خدانخواستہ سٹریچر پر بھی آنا پڑتا تو ضرور حاضر ہوتے! وہ شخص ہی ایسا تھا! پیارا اور بزرگ!! کیا ہم اس کی قبر پر دو مٹھی خاک ڈالنے سے بھی محروم رہ جائیں؟

گلبرگ میں قبلہ قاضی صاحب کی کوٹھی S-۱۴ دور ہی سے پہچانی جاتی ہے کہ کسی پروفیسر کی کوٹھی ہے۔ سادہ - دیکھنے میں معمولی! ارد گرد کی کوٹھیاں اور ہی ٹھاٹ باٹ والی ہیں۔ ایک روز فرمانے لگے۔ میں ڈی پی آئی تھا۔ سیکرٹری ایجوکیشن کوئی صاحب دل آدمی تھا۔ ایک روز پوچھ بیٹھا کہ کیا آپ کا اپنا مکان ہے؟ میں نے جواب دیا "نہیں!" اس نے کہا" کتنے افسوس کی بات ہے! ایک ڈی۔ پی۔ آئی کے سر پر چھت تو ضرور ہونی چاہئے!" اس نے فوراً ہی گلبرگ میں بٹتے ہوئے پلاٹوں میں سے ایک پلاٹ ان کے نام لگانے کا انتظام کیا اور اس پلاٹ پر رفتہ رفتہ چھت بھی پڑ گئی!" قاضی صاحب یہ واقعہ سناتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے تھے۔ ان کے بھائیوں بھتیجوں کی کوٹھیاں اور کاریں اور ہی ٹھاٹ کی تھیں۔ قاضی صاحب کے پاس گاڑی بھی نہیں تھی۔ مگر جو علم اور مرتبہ اور احترام اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اس کے سامنے یہ باتیں ہیچ تھیں۔ قبلہ قاضی صاحب اپنی حالت پر قانع تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطمئن! ایک روز ہم حاضر تھے۔ شام کے کھانے کا وقت تھا۔ اندر سے قاضی صاحب کی ڈنر پلیٹ آئی۔ ایک پلیٹ سادہ چاول تھے ابلے ہوئے اور ان کے اوپر ذرا سا قیمہ دھرا تھا۔ قبلہ قاضی صاحب نے نہایت رغبت سے کھانا تناول فرمایا۔ پانی پیا۔ .... کہا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئے! ہم نے فوراً اپنے دل کو ٹٹولا۔ کہ کیا ہم اپنے کسی مہمان کی موجودگی میں بغیر کسی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے ایسا سادہ کھانا کھانے کی جرأت کریں گے؟ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ اعتراف کرتے ہیں کہ "نہیں" ہمیں تو شدید کمتری کا احساس ہو گا اور ہم مہمان کے رخصت ہونے کا انتظار کریں گے تاکہ اسے ہماری عُسرت کا احساس نہ ہو! خواہ کھانے کا وقت گزر ہی کیوں نہ جائے!

یہ تو قبلہ کے اپنے گھر کی بات تھی۔ ہم نے دعوتوں میں بھی قاضی صاحب کو ایک ہی کھانے پر اکتفا کرتے دیکھا۔ میزبان

باقی صفحہ ۵ پر

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

ملائشیا برطانیہ سے اسلحہ حاصل نہیں کرے گا

ملائشیا کے وزیر دفاع نجیب تن رازق نے کہا ہے کہ ان کے ملک نے برطانیہ سے اسلحہ حاصل کرنے کے اربوں پاونڈ کی مالیت کے معاہدے منسوخ کردیئے ہیں اور وہ اس سلسلے میں نئے ذرائع کی تلاش میں ہیں۔ تاہم ۱۹۸۸ء میں کیئے گئے ۱.۶ بلین ڈالر کی مالیت کا اسلحہ حاصل کرنے کے معاہدے قائم رہیں گے اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اسی سلسلے میں انہوں نے بتایا کہ جوہور کی ریاست میں مرسنگ اور نیگری سمبلان کی ریاست میں گیماس کے مقام پر فوجی اڈے بنانے کے معاہدوں پر چونکہ ابھی دستخط نہیں ہوئے اس لئے یہ بھی اس منسوخی کے تحت آئیں گے۔

وزیر دفاع نے مزید کہا کہ ۱۹۸۸ء میں کیئے گئے معاہدے کے تحت ۲۸ برطانوی ہاکس کی پہلی کھیپ پہنچ چکی ہے جبکہ بقایا بھی اس سال کے اختتام تک مختلف قسطوں میں پہنچ جائیں گے۔ اسی معاہدے کے تحت ملائشیا نے برطانیہ سے دو یارو میزائل فریگیٹ اور ایک مارٹلو مارکونی ۳۔ ڈی راڈار سسٹم اور شارٹ رینج اینٹی ایرکرافٹ میزائلز بھی خریدے ہیں۔

یہ سارا جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب برطانوی پریس نے یہ الزام لگایا کہ ملائشیا کے سیاست دان برطانوی کمپنیوں سے رشوت طلب کرتے ہیں۔ اب ایک اپوزیشن لیڈر نے مہاتیر محمد سے کہا ہے کہ انہیں لندن کے سنڈے ٹائمز کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ درج کرانا چاہیئے۔

تقریباً دس سال پہلے بھی ملائشیا میں برطانیہ کے خلاف اسی قسم کی تحریک چلائی گئی تھی جس کا نام "بائی برٹش لاسٹ" (BUY BRITISH LAST) تھا۔ اور جس سے ایشیا کی اس سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والی مارکیٹ سے برطانوی کمپنیوں کو نکال باہر کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں مسز تھیچر کی کوششوں سے اس صورت حالات میں تبدیلی آگئی تھی۔ اب بھی معلوم ہوا ہے کہ مسز تھیچر ہی اس معاملے میں برطانوی حکومت کی مدد کرکے صورت حالات کو دوبارہ صحیح نہج پر لانے کی کوشش کریں گی۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اس بار بھی کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں۔

☆☆☆☆☆

تبت کی آزادی کی کانفرنس

معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں مارچ کے مہینے میں ایک کانفرنس منعقد کی جارہی ہے جس میں تبت کی آزادی کے متعلق تقاریر کی جائیں گی اور اس کے لئے آواز اٹھائی جائے گی۔ چین کی حکومت نے اس بات کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے اور ہندوستان کی حکومت سے اس بین الاقوامی میٹنگ کے انعقاد پر سخت احتجاج کیا ہے۔ چین نے ہندوستان کو خبردار کیا ہے کہ اس کی حکومت ہندوستان کی سرزمین پر اس قسم کی سرگرمیوں کو ہرگز پسند نہیں کرے گی۔

ہندوستان کے انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمز نے بتایا ہے کہ ہندوستان کی حکومت نے چینی حکومت سے کہا ہے کہ وہ خود اس معاملہ میں کسی طرح بھی ملوث نہیں ہے لیکن جب تک یہ کانفرنس ہندوستان کے قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے منعقد کی جائے ہندوستان کی حکومت اس بارے میں بالکل بے بس ہے۔

جنتادل پارٹی کے ایک رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ حکومت ہند اس کانفرنس کے منتظمین پر بہت زور ڈال رہی ہے کہ اس کانفرنس کو منعقد نہ کیا جائے۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت ہند نے کانفرنس منعقد کرنے کے لئے حکومت کی کسی عمارت کو استعمال کی جانے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے۔ اس کے علاوہ ایرانڈیا اور حکومتی ٹورازم محکمہ کو بھی حکم دیا ہے کہ اس کانفرنس کے سلسلے میں کسی قسم کا تعاون نہ کیا جائے اور نہ کوئی رعایت دی جائے ہندوستانی حکومت نے اپنے تمام سفارت خانوں کو بھی حکم دیا ہے کہ باہر سے جو لوگ بھی اس کانفرنس کے سلسلے میں ہندوستان آنا چاہیں ان کو ویزا نہ دیا جائے۔

جنتادل کے ممبر پارلیمنٹ موہن سنگھ نے کہا ہے کہ باوجود ان تمام مشکلات کے جو حکومت کی طرف سے کھڑی کی جارہی ہیں ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ یہ کانفرنس ضرور منعقد کریں گے۔

اس کانفرنس میں آسٹریلیا، برطانیہ، کینیڈا، ڈنمارک، آئرلینڈ، فرانس، کینیا، اور ماریشس کی قومی اسمبلیوں کے ۷۰ ممبرز پارلیمنٹ کے علاوہ ہندوستان کی مختلف اسمبلیوں کے ۱۰۷ ہندوستانی ممبرز بھی شمولیت کریں گے۔

☆☆☆☆☆

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ برطانیہ کا یہ اجلاس منعقدہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۴ء جملہ احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کی نمائندگی میں جماعت کے دو بزرگان کی رحلت پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔ جو حال ہی میں ہم سے رخصت ہوئے ہیں۔

ایک بزرگ مکرم و محترم میاں عبدالحی صاحب ہیں۔ جنہوں نے کم و بیش ۳۵ برس تک انڈونیشیا میں دعوت الی اللہ کی سعادت پائی۔ آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کی اور اس عہد کو خوب نبھایا اور آخر دم تک خدمت کے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ بڑے خاموش اور بے نفس خادم دین تھے۔

دوسرے بزرگ مکرم و محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ہیں۔ جنہوں نے بہت لمبا عرصہ ایک نمایاں خادم سلسلہ کے طور پر خدمت کی سعادت پائی۔ تعلیم الاسلام کالج میں بہت لمبا عرصہ تدریس کے علاوہ جامعہ احمدیہ میں بھی استاد کے طور پر کام کیا۔ بوقت وفات وکیل التعلیم کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ آپ ایک متبحر عالم اور نہایت مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے مختلف علمی تقاریر کے علاوہ آپ کے قلم سے متعدد مضامین جماعتی رسائل میں شائع ہو چکے ہیں نہایت لگن اور جانفشانی سے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے۔ آپ کے شاگرد اس وقت دنیا کے مختلف کونوں میں پھیلے ہوئے ہیں حضرت صاحب نے بھی اپنے آپ کو ان کے شاگردوں میں شمار فرمایا ہے۔

ہم جملہ احباب جماعت برطانیہ کی طرف سے ہر دو بزرگان کے جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں۔ کہ ہر دو بزرگان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کی سب خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(ممبران مجلس عاملہ ۔ برطانیہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ برطانیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۸ جنوری ۱۹۹۴ء میں یہ خبر بہت افسوس سے سنی گئی کہ لیڈز جماعت کے رکن مکرم رفیق احمد خان صاحب گذشتہ دنوں وفات پا گئے ہیں۔

موصوف حضرت خان صاحب فرزند علی خان سابق امام بیت الفضل لندن کے بیٹے اور مکرم محبوب عالم صاحب خالد ناظر مال آمد اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ یو کے و ریجنل امیر ساؤتھ یو کے کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ مقامی جماعت کے ایک مستعد ممبر تھے۔

ہم اس افسوسناک موقع پر جملہ افراد خاندان بالخصوص آپ کی بیگم اور بچگان سے نیز بھائیوں سے اور دیگر رشتہ داروں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(ممبران مجلس عاملہ برطانیہ)

بقیہ صفحہ ۴

اصرار کرتا تو دوسرے کھانے کی طرف آنکھ اٹھاتے تھے ورنہ ایک ہی کھانے کو کافی و وافی جانتے تھے ان جیسی سیر چشمی بھی کم لوگوں میں دیکھی۔

معاشرہ میں نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ لوگ ان کی خدمت کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے مگر قاضی صاحب دوسروں سے خدمت لینے میں ہمیشہ ہچکچاتے تھے۔ اپنے ایک سابق سٹینو گرافر کی ہمیشہ تعریف کرتے تھے کہ نہایت سعادت مند لڑکا ہے اب بھی میرے مسودات ٹائپ کرنے میں بہت محنت کرتا ہے اور کبھی کسی معاوضہ کی توقع نہیں رکھتا!"

فرماتے تھے "میں کمزور اور بیمار تو ہوں مگر کام کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہتا ہوں کہ بیماری میں کسی کا محتاج نہ کرے اور چلتے پھرتے اٹھا لے۔" ان کی دعا قبول ہوئی۔ نہایت مختصر علالت میں جان بحق تسلیم کی! کسی کی محتاجی ہوئی نہ کسی کا احسان اٹھایا! اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی کیسی کیسی نازبرداریاں کرتا ہے!

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

بقیہ صفحہ ۱

لندن میں یہ کام شروع کیا ہے کہ میں احمدی لڑکوں اور لڑکیوں سے مذاہب پر ریسرچ کا کام لے رہا ہوں۔ بہت سے پروجیکٹس پر بیسیوں احمدی لڑکے اور لڑکیاں کام کر رہے ہیں۔ اور بائبل پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ بائبل کی تفسیر لکھی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر خدا کے نزدیک میرا کچھ اور عرصہ یہاں ٹھہرنا مقدر ہو تو میں یہ کام شروع کروادوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بائبل کی تفسیر لکھنے کا خیال نیا نہیں ہے۔ قادیان سے ربوہ آنے کے بعد میں نے یہ کام شروع کیا تھا اور مکرم ملک خالد مسعود صاحب جو آج کل ناظر امور عامہ ہیں ان سے اس کام میں مدد لیتا رہا ہوں۔ مولوی بشیر قادیانی صاحب سے بھی اس سلسلے میں کام لیتا رہا۔ اس ضمن میں جو بات کھل کر سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن نے جہاں بھی بائبل کے حوالے کو سامنے رکھ کر بات کی ہے، صرف اس بات کو لیا ہے۔ جس کو عقل تسلیم کرتی ہے۔ اور جس بات کو چھوڑا ہے وہ غیر معقول بات ہے۔ اور ہمیشہ غیر معقول باتوں سے اختلاف کیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں یہ اعلان اس غرض سے کر رہا ہوں کہ بہت سے ممالک ہیں جن تک ہماری رسائی نہیں ہے۔ سب ممالک نے بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں نے بھی کئی ممالک میں بڑا مطالعہ کیا ہے۔ احمدی محققین کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے ملک میں کئے جانے والے اس کام سے آگاہی حاصل کریں۔ اور تقویٰ کے طریق پر تحقیق کریں۔ ہم نے دنیا کو یہ بھی بتانا ہے کہ تحقیق کیا ہوتی ہے۔ محض مغربی ممالک کی نقل نہیں کرنی۔ اس لئے دنیا بھر کے احمدی مختلف ممالک میں اس تحقیق سے آگاہی حاصل کریں۔ عیسائیوں نے گہری سوچ کے ساتھ یہ مہم جاری کی۔ مصر اور شام میں عیسائیوں نے مسلمانوں کی کتب پر بڑا کام کیا ہے۔ فلسطین میں بھی بڑا کام ہوا ہے۔ شام و فلسطین میں جو احمدی بستے ہیں وہ ٹیم بنائیں اور تحقیق کا کام کریں۔

حضرت صاحب نے فرمایا مکرم رفیق حیات صاحب ٹیمیں بنانے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ لڑکیوں میں نویدہ شاہ ہیں ان کو بھی اس سلسلے میں خاص ملکہ حاصل ہے وہ بچیوں کے دل موہ کر ان کے ساتھ کام کرتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ لندن میں ہم نے اس تحقیق کے کام میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے افراد و خواتین شامل کئے ہیں۔ ان میں طلباء بھی ہیں اور مختلف شعبوں میں کام کرنے والے افراد بھی۔ مختلف ممالک میں بھی ایسا ہی کیا جاسکتا ہے۔

یورپ کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں مشکل پیش آتی ہے کہ جرمنوں نے اسلام پر بہت تحقیق کی ہوئی ہے۔ اس لئے جرمن احمدی بچوں اور بچیوں کو چاہئے کہ اس قسم کی ٹیمیں بنا کر جرمن محققین کے کام پر تحقیق کریں۔ اسی طرح فرنچ میں بہت کام ہوا ہے۔ اٹلی میں اور روس میں بھی بہت کام ہوا ہے۔ بہائیت پر تحقیق کے ضمن میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہائیت کا آغاز روسی انٹیلی جنس کی مدد سے شروع ہوا تھا۔ پھر ان کے ساتھ ہی ان کا اختلاف بھی رونما ہوا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس ضمن میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت تک تحقیق کی گئی ہے اس میں بعض پرانے مقالے نکالے گئے ہیں۔ ضرورت ہے کہ الزامات کی پوری تحقیق کی جائے۔ قرآن نے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کو سامنے رکھ کر بات آگے بڑھائی جائے۔

احمدی بچے اور بچیاں کمرہمت کس لیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں احمدی نوجوان بچوں اور بچیوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کمرہمت کس لیں۔ یورپ کے لوگ جو حملے کرتے ہیں ان کا جواب تلاش کریں۔ حضرت بانی سلسلہ نے تن تنہا یہ سارا کام کیا۔ اور بڑے حیرت انگیز طریق پر اکیلے یہ وسیع کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اس سلسلے کو چھوڑنا نہیں۔ اس تحقیق کو موجودہ دور میں داخل کریں۔ نئی نسلوں کو اس کام میں جھونک دیا جائے۔ یہ بچے اور بچیاں جو لندن میں یہ کام کر رہی ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہم پر نشہ سوار ہو گیا ہے۔ دنیا بھر کے لڑکے اور لڑکیاں تو ڈرگ (منشیات) کے نشے کرتے ہیں اور ہمارے بچے علمی تحقیق کا نشہ کر رہے ہیں۔ ان میں طالب علم بھی ہیں یہ اپنی پڑھائی سے بھی بے گانہ ہو گئے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم اپنی پڑھائی میں پاس ہو جائیں ہمیں اپنی تعلیم کا کوئی ہوش نہیں رہا۔

امریکہ کے بارے میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہاں کام کی بہت گنجائش موجود ہے۔ معروف مستشرق ویری صاحب امریکہ ہی کے رہنے والے ہیں۔ ان کو امریکہ نے بھیجا تھا۔ یہ ۴۵ سال ہندوستان میں رہ کر سازشیں کرتے رہے اور اسلام پر ناپاک حملے کرتے رہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے جو جہاد شروع کیا تھا اسے آگے بڑھائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جامعہ احمدیہ میں ہم نے جو مواد پڑھا تھا وہ حضرت بانی سلسلہ کے وقت کا تھا۔ بعد میں اس میں بہت کم اضافہ ہوا۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب اپنے طور پر تحقیق کرتے رہے۔ لیکن یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ اس کے لئے ٹیموں کی ٹیمیں کام میں مصروف ہونی چاہئیں۔ مثلاً جرمن محققین کو جرمن احمدی سنبھالیں۔ فرنچ کو فرنچ احمدی سنبھالیں۔ ان کو ان کی زبان میں سمجھائیں۔ مجھ سے رابطہ رکھیں میں بتاؤں گا کہ کس طرح تحقیق کرنا ہے۔ آیت زیر بحث کے مضمون کی طرف واپس لوٹتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا یہ تحقیق بھی ضرب کا حصہ ہے مگر یہ سفر مالی اغراض کے لئے نہیں ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جھوٹے سازشی بھی اور لغت والے ایکا کر لیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے متعلق یہ تاثر دیا جائے کہ نعوذ باللہ یہ محض لیٹرے تھے اور ان کا مقصد محض لوٹ مار تھا۔ قرآن کریم کی تعلیم تو یہ ہے کہ کائنات کا مطالعہ کرو۔ تاریخ کا مطالعہ کرو۔ دنیا بھر میں چلو پھرو اور دیکھو۔ اس میں کسی مالی منفعت کے حصول کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

درس کے دوران ضمناً ایک مرحلے پر حضرت صاحب نے لندن میں موجود درس کے حاضرین پر نظر ڈالی اور فرمایا کہ یہاں جتنے لوگ بھی موجود ہیں سب نے سر پر ٹوپی لی ہوئی ہے۔ اب یہاں پر ننگے سر آنے کے رواج ختم ہو گیا ہے۔

آیت کے معانی اور مفہوم اس آیت کا ترجمہ اور معانی یکجائی طور پر بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے کفر کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں پر کفر کرنے والوں سے مراد منافقین ہیں۔ کافر نہیں۔ یہ کہتے تھے کہ اگر یہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مارے جاتے۔ مسلمانوں میں بے یقینی اور بزدلی پھیلانے کے لئے کافر جو ہتھیار استعمال کرتے ہیں ان میں ایک یہ بھی تھا کہ وہ منافق بن جاتے تھے۔ اور منافق بن کر مسلمانوں میں مختلف وساوس پھیلاتے رہتے تھے۔ یہاں اخوان سے مراد ان کے قومی بھائی ہیں۔ یہ مدینہ کے رہنے والے وہ لوگ تھے جن کا ایمان کامل نہیں تھا۔ یہ مسلمانوں میں بددلی پھیلانے پر مامور تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ خیال کہ یہ باتیں احد کے میدان جنگ میں ہو رہی تھیں اور آنحضرت ﷺ کو بغاوت کا خطرہ تھا۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ باتیں مدینہ کی گلیوں میں ہو رہی تھیں اگرچہ موقع جنگ احد کا ہی تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جو بات بیان ہوئی ہے کہ اللہ اس بات کو ان کے دلوں میں حسرت کا موجب بنادے گا اس بارے میں مفسرین نے کئی توجیہات تلاش کی ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کو ناکامی کے بعد حسرت ہوگی کہ ہماری بات کسی نے نہیں سنی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ ہی ہے جو زندہ بھی رکھتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ اللہ ان سب باتوں سے جو یہ کرتے ہیں باخبر ہے ان منافقوں کے کہنے پر مسلمانوں کے دل میں حسرت کہاں سے پیدا ہونی تھی ان کی نسلیں تو ساری عمر یہ فخر کرتی رہیں کہ ان کے بڑوں نے دین کی خاطر قربانی پیش کی۔

خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے لواحقین کا قابل تعریف رد عمل

حضرت صاحب نے فرمایا آج جماعت احمدیہ میں بھی اللہ کی راہ میں جان فدا کرنے والوں کے بزرگوں اور ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ ایک بھی ایسا نہیں جس پر کسی قسم کے بدوساوس نے اثر کیا ہو۔ حضرت صاحب نے ایک خاتون کے خط کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس خاتون نے لکھا ہے کہ جب ہم لاہور میں خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والوں کی تعزیت کے لئے ان کے گھر گئے تو جو دیکھا وہ ناقابل بیان تھا۔ ہم والدہ کو تسلی دے رہے تھے اور وہ ہمارے آنسو پونچھ رہی تھیں کہ آپ کو کیا ہوا ہے۔ میرے پانچ بیٹے ہیں وہ سارے بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جائیں تو مجھے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت صاحب نے اس آیت کے ایک اور ٹکڑے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ اس سے اچھی طرح آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔ یہ ایک

عمومی اظہار ہے اور روزہ مرہ کی بات ہے۔ اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اور ان اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ یہ ناحق کہتے پھرتے ہیں کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہوتے تو نہ مرتے۔ ان کو کہا گیا ہے کہ یہ کوئی آخری بات نہیں ہے نہ بھی قتل ہوئے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اصل بات تو اللہ کی رضا ہے۔ یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ کی رضا پر ہمارا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس بحث کو ہی لغو اور بے معنی قرار دیتا ہے کہ کوئی مارا گیا۔ کیسے مارا گیا۔ یہ کوئی آخری انجام تو نہیں ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا یہ مستشرق لفظاً بول کر سازش نہ بھی کریں تو عملی طور پر کرتے ہیں۔ اس جنگ میں یہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اس عظیم جہاد میں ہماری مدد کرے اور کثرت سے احمدی آگے آئیں۔

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم قاری عاشق حسین صاحب (آف سانگلہ ہل) کا پتہ کا اپریشن ہوا ہے اور پتہ نکال دیا گیا ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم ظہیر الدین بابر صاحب ابن مکرم چوہدری حمید الدین صاحب اختر صدر محلہ دار العلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ عائشہ فرخ صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب فرخ سے مورخہ ۲۰۔ جنوری ۹۴ء کو مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی اسلام آباد نے پڑھایا اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

عزیزہ محترمہ قانتہ حمید صاحب بنت مکرم چوہدری حمید الدین اختر صاحب کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۹۴-۱-۲۲ کو ہوئی ان کا نکاح مکرم رشید احمد صاحب کینیڈا ابن مکرم ملک سلطان احمد صاحب دار الیمن وسطی سے پچھلے سال قرار پایا تھا۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے اس مبارک تقریب پر دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

خالی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل (ڈاکٹرز کے لئے) آسامیاں خالی ہیں۔

1۔ ویمن میڈیکل آفیسر شعبہ گائنی 1

3170-215-5750-500NPA

2۔ آئی رجسٹرار 1

3170-215-5750-500NPA

3۔ ڈینٹل سرجن 2

3170-215-5750-500NPA

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس امیر جماعت / صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰۔ مارچ ۹۴ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچادیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے۔ جو عزیزان اور احباب و بہنیں ہمدردی فرما رہے ہیں اور دعاؤں سے مدد کر رہے ہیں میں ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ازراہ شفقت رمضان المبارک میں دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ماہ رمضان کے صدقات

میں شعبہ امداد طلباء کے تحت رقوم بھجوائیں۔ تاکہ احمدی بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بغیر رکاوٹ کے جاری رکھا جاسکے۔

بوسنین کیلئے میوزیم؟

○ مکرم سید غلام احمد فرخ ناصر صاحب مقیم فیئر فیکس امریکہ نے فیئر فیکس جرنل ورجینیا امریکہ کے نام ایک خط روانہ کیا جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے خدا کرے یہ خط اہل امریکہ سمیت دنیا بھر کی آنکھیں کھولنے والا ہو۔

آئندہ میوزیم اب بوسنین کیلئے چاہئے

مکرم ایڈیٹر صاحب

گذشتہ جمعرات کے روز میں نے پہلی بار یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ میں وہ میوزیم دیکھا جس میں جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس میوزیم نے قتل و غارت کی تاریخ محفوظ کرنے میں اہم کام کیا ہے۔ لیکن یہ میوزیم ہمیں ہماری ان ذمہ داریوں کی یاد دہانی میں ناکام رہا ہے کہ اگر آئندہ بھی کوئی ایسی ہی صورت حال نسلی صفائی اور نسل کشی کی پیش آئی تو ہمیں اس کے خلاف کیا کرنا چاہئے۔ میں یہ میوزیم دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سوچ سے باز نہ رکھ سکا کہ اس میں آئندہ پچاس سال بعد ہمیں بوسنیا میں ہونے والے قتل و غارت کی یادیں محفوظ رکھنے کے لئے کچھ جگہ مہیا کرنی چاہئے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ہم جو کہ دنیا بھر میں اکیلے سپر پاور ہیں' باہر بیٹھے رہے ہیں گے اور یورپ میں نازی ازم کے واقعات کو دوہرایا جاتا دیکھتے رہیں گے یا کچھ کریں گے بھی؟ صدر کلنٹن اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ انہوں نے ابھی تک اپنی انتخابی مہم کے دوران کیا گیا یہ وعدہ پورا نہیں کیا کہ سربیا پر ہوائی حملے کئے جائیں گے تاکہ اس کو جارحیت سے روکا جاسکے۔

اگر ہم دنیا میں ایک سپر پاور کی حیثیت سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں ہر جارح کے ہاتھ کو روکنا ہوگا۔ چاہے ہمیں اس کی کچھ ہی قیمت ادا کرنی پڑے۔ میں تمام امریکیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کی قیادت کو اس پر راضی کریں کہ یورپ کے قلب میں جاری اس نسل کشی کو ختم کیا جائے۔

جی فرخ ناصر

(فیئر فیکس

فیئر فیکس جرنل۔ ورجینیا۔

۹۳-۸-۲۶' ص A-6)

خبریں

ربوہ : 2-مارچ- 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے فل بینچ نے پشاور ہائی کورٹ کی طرف سے دو ارکان سرحد اسمبلی کی رکنیت بحال کرنے کے فیصلے کے خلاف حکم امتناعی میں توسیع نہیں کی اور مقدمے کی باقاعدہ سماعت ۵- مارچ سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب دونوں ارکان سرحد اسمبلی سینیٹ کے الیکشن میں اپنا ووٹ استعمال کر سکیں گے۔

○ ایوان صدر میں منعقد ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں حکومت کے اس فیصلے کو برقرار رکھا گیا کہ پاک افغان سرحد فی الحال بند رکھی جائے گی۔ اور سرحد میں گورنر راج ضرورت سے ایک دن بھی زائد نہیں رہے گا۔ اجلاس میں محترمہ بے نظیر نے بتایا کہ پاکستان کو کشمیر کے بارے میں قرارداد پر عالمی حمایت حاصل ہے محترمہ بے نظیر بھٹو نے امید ظاہر کی کہ بھارت نوشتہ دیوار جلد پڑھ لے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف غداروں کے ٹولے کے ساتھ مل کر حب الوطنی کے کھوکھلے نعرے لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی نوازشوں سے غداری کا تمغہ سجانے والے سرحدی گاندھی کا خاندان آج ملکی سالمیت کا ٹھیکیدار ہے نواز شریف اپنی تجارتی سیاست کے لئے قومی امنگوں کا جنازہ نکالنے کو بھی تیار ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے اپوزیشن تحریک سے نپٹنے کے لئے اپنی حکمت عملی مکمل کر لی ہے۔ اور اس سلسلے میں صوبائی حکومتوں کو اپوزیشن کی حکمت عملی کا جائزہ لینے اور اسے ناکام بنانے کے لئے تمام اقدامات کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ حکومت نے تحریک کے لئے اپوزیشن کو بھاری فنڈز کی یقین دہانی کرانے والے تاجروں، صنعت کاروں اور افسروں کے خلاف کارروائی کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ آمرانہ ذہنیت کی پیداوار کچھ لوگ صوبہ سرحد کی آڑ میں عوام کو سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ پنجاب کے عوام ان کی کال مسترد کر دیں گے۔ بہرحال حکومت پنجاب ایسی کوششوں سے سختی سے نمٹے گی۔

○ جمعیت علمائے اسلام "فضل الرحمان گروپ" کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ پاکستان کا قیام فراڈ اعظم تھا جو اسلام کے نام پر کھیلا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا وجود اسلام کے لئے قطعاً" نہیں تھا بلکہ مغربی سسٹم کو بچانے کے لئے اس کو غلط ہاتھوں کے ذریعے وجود میں لایا گیا مولانا کا یہ انٹرویو ہفت روزہ زندگی میں شائع ہوا ہے جس سے لے کر روزنامہ پاکستان نے ۲ مارچ ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔

○ امور خارجہ کے متعلق قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا اور مولانا فضل الرحمان کو بلامقابلہ کمیٹی کا چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔ ان کا نام نوابزادہ نصراللہ خان نے تجویز کیا اور تائید غلام مصطفیٰ جتوئی نے کی۔

○ فنکشنل مسلم لیگ کے سربراہ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ تقسیم سندھ کا نعرہ پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا قاضی پھر آگیا ہے اب جماعت اسلامی والے وعظ بھی ڈسکو انداز سے کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ رمضان برکت والا نظر نہیں آتا عید بھی سویوں والی نہیں لگتی۔

○ پنجاب میں اپوزیشن نے حکومت کے خلاف تحریک کا آغاز لاہور سے کر دیا ہے اور اپوزیشن اراکین پنجاب اسمبلی نے پنجاب اسمبلی سے گورنر ہاؤس تک احتجاجی جلوس نکالا اور حکومت کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی اور اس کے بعد گورنر ہاؤس کے سامنے احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر نے بدمعاش اور منہ کالا کرنے کے گھٹیا الفاظ ہی سیکھے ہیں لیکن جلد ہی انہیں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔ کوئی شریف زادی ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر پاکستان کے لئے خطرہ کی گھنٹی ہے۔ قوم ایسی نام نہاد وزیر اعظم سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) گروپ کے ایک رکن قومی اسمبلی اور دو اراکین پنجاب اسمبلی نے پیپلز پارٹی میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اپنے ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ن) پر ملک میں محاذ آرائی اور اشتعال پھیلانے کی سیاست شروع کرنے کا الزام لگایا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے پنجاب پی ڈی ایف کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کہا کہ میں خصوصی طور پر پنجاب آئی ہوں تاکہ نواز شریف کی سیاست ختم کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو رمضان کے مقدس مہینے کی قسم دیتی ہوں کہ آپ سینیٹ کے انتخابات میں ٹکٹ ہولڈروں کے سوا کسی کو ووٹ نہ دیں۔

○ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ انسانی حقوق کمیشن میں پاکستان کی قرارداد منظور ہو جانے سے آسمان نہیں ٹوٹ پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد کے نتائج سنگین نہیں ہوں گے اس بارے میں فکر کی کوئی بات نہیں۔

○ پاکستان میں افغانستان کے سفیر سردار احمد روشن نے بی بی سی سے باتیں کرتے ہوئے بتایا کہ کابل میں پاکستان مخالف مظاہرے کرنے والے افغانستان کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائی جیکروں کے خلاف کارروائی ہماری مرضی سے ہوئی۔

○ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ (ن) اور اے این پی نے حکومت کے خلاف اپنی تحریک کا آغاز پشاور میں مظاہرے سے کیا۔ بیگم نسیم ولی خان نے کہا کہ عدالتوں نے اگر ضمیر فروش ارکان کو بحال کیا تو ہم عوام کی عدالت میں جائیں گے جہاں قوموں کے فیصلے ہوتے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ کے مرکزی سرپرست علامہ ضیاء الرحمان فاروقی کو صوبہ سرحد سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ سپاہ صحابہ کے ۲۵ کارکنوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمات درج کر دیئے گئے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کی رکن بیگم نصرت بھٹو سینیٹ کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیں گی۔ انہوں نے اپنے اس فیصلے سے اپنے بیٹے میر مرتضیٰ بھٹو کو آگاہ کر دیا ہے۔

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ عوام نے اپوزیشن کی تحریک سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے اور اب یہ لوگ راہ فرار اختیار کرنے کا سوچ رہے ہیں انہوں نے کہا اکثریت ہمارے ساتھ ہے اور کسی بھی لمحے ہم اسے ثابت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

○ پی- ایل او کی ایگزیکٹو کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ فلسطینیوں کو تحفظ کی ضمانت ملنے تک اسرائیل سے مذاکرات نہیں ہوں گے۔

○ پنجاب کابینہ نے لازمی پرائمری تعلیم ایکٹ کی منظوری دے دی ہے اس ایکٹ کی رو سے ۱۰ سال کی عمر کے تمام بچوں کو سکول بھیجنا ضروری ہو گا۔ اور کسی معقول وجہ کے بغیر بچوں کو سکول نہ بھیجنے والے والدین پر مقدمہ چلایا جائے گا اور ۲۰۰ روپے جرمانہ ہو گا۔ جبکہ ۲۰ روپے روزانہ کے حساب سے بھی جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کاٹن ٹیکسٹائل میں کام کرنے والے محنت کشوں کی کم سے کم اجرت ۱۵۰۰ سے ۲۰۱۵ روپے ماہانہ مقرر کئے جانے کا بھی فیصلہ کیا گیا

○ اسلامک فرنٹ کے پارلیمانی لیڈر چوہدری اصغر علی گجر نے محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی۔ میاں منظور احمد وٹو نے ان کا تعارف کروایا

○ اسرائیل نے گزشتہ روز ۵۰۰ فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا یہ قدم مسجد ابراہیمی کے واقعہ کے بعد ایک سمجھوتے کے تحت اٹھایا گیا۔ ایک دو روز میں مزید ۳۰۰ قیدی رہا کر دیئے جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ اسرائیلی جیلوں میں اس وقت ۱۰ ہزار فلسطینی ہیں۔

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRBOULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606